دیارِ حرم سے دیارِ ارم تک — نقوشِ قدم رہ گذر ڈھونڈھتی ہے
کہیں تو ہو پوری نمازِ محبت — جبینِ وفا سنگِ در ڈھونڈھتی ہے
صدائے اذاں صحنِ عالم میں ہر سُو — لبِ شاہدِ معتبر ڈھونڈھتی ہے
نہ جانے وہ جادے ہیں کیسے کہ جن میں — نگاہِ خضر راہبر ڈھونڈھتی ہے
ہے عرفاں کی ایسی بھی منزل کہ جس میں — نبی کی نظر ہم سفر ڈھونڈھتی ہے
پیام اس کو دریا کی موجوں کے ہاتھوں — محبت نئے نامہ بَر ڈھونڈھتی ہے
رگِ قلبِ ہستی کے چھالوں کی سوزش — مسیحا نفس چارہ گر ڈھونڈھتی ہے
چلے آیئے اب کہ چشمِ زمانہ — نئی زندگی کی سحر ڈھونڈھتی ہے
عبادت کو درکار ہے دل گدازی — مناجات طرزِ دگر ڈھونڈھتی ہے
وہاں آدمی کو ضرورت ہے تیری — شرارت جہاں فتنہ گر ڈھونڈھتی ہے
پئے امن فتنہ گہہِ زندگی میں — قیامت تری رہ گزر ڈھونڈھتی ہے
جبیں وقفِ سجدہ ہے نظمیؔ کی لیکن — درِ مہدیؑ معتبر ڈھونڈھتی ہے

مدح امام زمانہؑ

ادیبہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی۔ معلمہ جامعۃ الزہرا تنظیم المکاتب بڑا باغ لکھنؤ

ظلم کی بستی مٹانے آئیں گے — شمعِ حق پھر سے جلانے آئیں گے
وہ بہارِ عدل بن کر ایک دن — سب کو سب کا حق دلانے آئیں گے

٭٭٭

اپنے امام آئیں گے آج نہیں تو کل سہی — ظلم وستم مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی
حق کا علم اٹھائیں گے آج نہیں تو کل سہی — کفر کا سر جھکائیں گے آج نہیں تو کل سہی
تیغ تو وہ چلائیں گے آج نہیں تو کل سہی — ظلم کا خوں بہائیں گے آج نہیں تو کل سہی
کعبہ میں مسکرائیں گے آج نہیں تو کل سہی — مکہ کو جگمگائیں گے آج نہیں تو کل سہی
نظروں سے ہم بلائیں گے آج نہیں تو کل سہی — پلکوں پہ بھی بٹھائیں گے آج نہیں تو کل سہی
آنکھیں تلک بچھائیں گے آج نہیں تو کل سہی — دل میں انہیں بسائیں گے آج نہیں تو کل سہی
قبضۂ اہل جور میں آج حجاز ہے تو ہو — سب کو وہی بھگائیں گے آج نہیں تو کل سہی
آج یہودیوں کا ہے ظلم بہت بڑھا ہوا — اس کو بھی وہ مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلمِ دہر آج ہے جس کو کہیں اَمیرِ کا — اس کو سزا سنائیں گے آج نہیں تو کل سہی

آج ہر ایک وقف ہے مالِ غنیمت جہاں
ان کو بھی وہ بچائیں گے آج نہیں تو کل سہی

کرب وبلا کا ایک دن بدلہ تو لیں گے وہ ضرور
آئیں گے وہ تو آئیں گے آج نہیں تو کل سہی

جامعہ غصب کرکے خوش کیوں ہیں ندیؔ جفا پرست
اس کو بھی وہ چھڑائیں گے آج نہیں تو کل سہی

توصیف قائد ملت مولانا سید کلب جواد

اپنی تحریک نشینوں میں تو شہزادہ ہے

ڈاکٹر پیکرؔ جعفری اترولوی

تیری تحریک نے ذہنوں کو اُجالے بخشے
تیری تحریک نے راتوں کو سویرے بخشے

تو چلا جانبِ منزل تو قیادت میں تری
صف بہ صف اہلِ وفا آئے حمایت میں تری

تیرے لہجے کی کھنک وہ تری تقریر کا حُسن
تیرے الفاظ کا جادو تری تحریر کا حُسن

عزم دنیا کو ترا کوہِ گراں لگتا ہے
جھوٹ کے سامنے تو شعلہ زباں لگتا ہے

ذہن میں تیرے گماں تک نہیں محرومی کا
تو سپر بن گیا مظلوم کی مظلومی کا

سختیاں جھیلی ہیں تحریک عزداری میں
فرق آیا نہ کسی لمحہ بھی خود داری میں

کتنے حالات بنانے کا شرف تجھ کو ملا
کتنے اوقاف بچانے کا شرف تجھ کو ملا

ہیں بزرگوں ہی میں دلدار علی غفران مآبؒ
تیرے بابا کا ہے آقائے شریعت سا خطاب

تیرے عمّو ہی کو کہتے ہیں حکیمِ امت
علم کے باٹنے میں عالمی پائی شہرت

نامِ نامی تو اُسی ہی کا ہے کلبِ صادق
قوم و ملت کے لئے رکھتا ہے جذبِ صادق

بات ہر ایک بگڑتی کو بنایا جس نے
فکر و دانش کے چراغوں کو جلایا جس نے

قیدی کتنے ترے اجداد نے آزاد کئے
گھر اُجڑنے پہ جو تیار تھے، آباد کئے

خوبیاں تیرے گھرانے کی بتاؤں کتنی
نیکیاں تیرے گھرانے کی گناؤں کتنی

باہمی رشتوں کی قدروں کا تو دلدادہ ہے
اپنی تحریک نشینوں میں تو شہزادہ ہے

راہ سے سب خس و خاشاک ہٹائے رکھّے
بد نگاہی سے خدا تجھ کو بچائے رکھّے

✡✡✡